حدیث کہتے ہیں۔ بیہقی۔

۱۶۔ امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان ہے: ''ہم میں سے ہر ایک کی بات رد کی جا سکتی ہے سوائے اس قبر والے کی بات کے'' اور قبر رسول ﷺ کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۷۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اللہ کے حبیب کی بات آ جائے تو سر آنکھوں پر۔

۱۸۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مجھ سے حدیث مصطفیٰ ﷺ بیان کی جائے اور میں اسے تسلیم نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ سمجھ لینا میری عقل خراب ہو گئی ہے۔

۱۹۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے ایک شاگرد سے فرماتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ ہی امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید کرنا بلکہ وہاں سے دین کی معلومات حاصل کر جہاں سے ہم نے حاصل کی ہیں۔

نیز فرمایا کہ مجھے ایسی قوم سے تعجب ہے جنہوں نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی بات صحیح سند سے پہچان لی پھر بھی وہ امام سفیان کی رائے کو اختیار کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے ﴿فلیحذر الذین یخالفون عن أمره أن تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم﴾ ''پس چاہیے کہ وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ڈر جائیں اس بات سے کہ ان کو فتنہ (شرک) یا دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا'' پھر فرمایا کیا آپ جانتے ہیں فتنہ کیا ہے فتنہ شرک کو کہتے ہیں یعنی جب کوئی پیارے پیغمبر ﷺ کی بات کو رد کرتا ہے تو ممکن ہے اس کے دل میں کج روی آئے اور وہ ہلاک ہو جائے۔

۲۰۔ امام بیہقیؒ نے جلیل القدر تابعی حضرت مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان ﴿فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول﴾ میں اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد مختلف فیہ معاملہ کو کتاب اللہ اور رسول سے مراد سنت رسول ﷺ کی طرف لوٹانا ہے۔

۲۱۔ امام بیہقیؒ نے علامہ زہریؒ کا فرمان نقل کرتے ہوئے کہا کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے اسلاف کا نظریہ تھا کہ سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے پکڑنا نجات کا ضامن ہے۔

۲۲۔ علامہ موفق الدین ابن قدامہ اپنی کتاب ''روضۃ الناظر'' میں اصول احکام کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مراجع الاحکام میں سے دوسرا اصل سنت رسول ﷺ ہے اور یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات قابل حجت ہے کیونکہ قرآن کریم آپ ﷺ کی صداقت پر گواہ ہے اور اللہ نے آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے

اور آپؐ کے حکم کی ممانعت سے ڈرایا ہے۔"

۲۳۔ حضرت امام ابن کثیرؒ ﴿فليحذر الذين يخالفون عن أمره﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ امر سے مراد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے اور یہی حکم ہی پیارے پیغمبر کا راستہ طریقہ اور شریعت ہے لہٰذا ہر قول و عمل کا اس کے قول عمل سے وزن کیا جائے جو موافق ہوگا قبول کیا جائے گا اور جو مخالف ہوگا رد کر دیا جائے گا۔ اس کا کہنے والا چاہے کتنے ہی مرتبے والا کیوں نہ ہو جس طرح بخاری مسلم میں آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے (من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد) "کہ جس نے ایسا کام کیا جو ہمارے حکم و سیرت کے مخالف ہو پس وہ مردود ہے۔" پھر امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ جو پیغمبرؐ کی نافذ کردہ شریعت سے منہ موڑتا ہے اسے ظاہری اور باطنی دونوں لحاظ سے ڈرنا چاہیے کہ ﴿أن تصيبهم فتنة﴾ ان کو فتنہ یعنی کفر، نفاق اور بدعت کی بیماری نہ لگ جائے ﴿أو يصيبهم عذاب اليم﴾

یا عذاب الیم یعنی دنیا میں قتل، حد یا قید وغیرہ کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑے۔

۲۴۔ علامہ سیوطیؒ اپنے مشہور رسالہ "مفتاح الجنة في الاحتجاج بالسنة" میں لکھتے ہیں: تم پر اللہ رحمت فرمائے یہ بات جان لو کہ پیارے پیغمبرؐ کی حدیث قولی ہو یا فعلی اپنی تمام تر شروط صحت کے ساتھ قابل حجت ہے۔ جس نے اس کا انکار کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج متصور ہو گیا اور قیامت کے دن یہود و نصاریٰ کے ساتھ یا کسی بھی کافر فرقہ سے اٹھایا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور دیگر فاضلین علماء سے سنت کی تعظیم اور اس پر عمل کے واجب ہونے پر کثیر کلام موجود ہے لہٰذا سنت کی مخالفت سے ڈرنے کی ضرورت ہے۔ اور مجھے امید واثق ہے کہ جو آیات قرآنیہ، احادیث رسولؐ اور دیگر آثار ہم نے ذکر کیے ہیں وہ سنت رسول ﷺ کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے کافی ہونگے اور طالب حق کو تسلی بخش جواب فراہم کریں گے۔

ہم سب مل کر اپنے اور تمام اہل اسلام کیلئے اللہ رب العزت سے ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جس سے وہ راضی ہو جائے اور ایسے اعمال سے محفوظ رہنے کی استدعا ہے جو اس کے غضب کا سبب بنتے ہوں نیز اس ہی سے صراط مستقیم کی راہنمائی طلب کرتے ہیں بے شک وہ تمام دعاؤں کا سننے والا ہے اور اپنے علم سے ہر ایک کے قریب ہے اور درود و سلام ہوں اللہ کے عاجز بندے، رسول اور ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل اصحابؓ اور دیگر تمام متبعینؒ پر جنہوں نے اچھے طریقے سے آپ کی اتباع کی۔